سوال

(542)استعمال میں آنے والے زیورات پر زکواۃ واجب نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید زکواۃ نہیں دیتا۔ دریافت کرنے پر کہتا ہے کہ جو زیورات اس کے نزدیک ہیں۔ اسکی عورت اس کو پہنا کرتی ہے۔ اس لئے استعمال میں آنے والے زیورات پر زکواۃ واجب نہیں کیا یہ سچ ہے۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میری ناقص تحقیق میں زیورات پر ذکواۃ واجب نہیں۔ اگر دے تو اچھا ہے۔

شرفیه

وہ بعض سلف کا مسلک ہے۔ موطا میں دو اثر بھی ہیں۔ ایک عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ وہ اپنی یتیم بھانجیوں کی متولی تھیں۔ اوران بچیوں کے زیور کی زکواۃ نہ نکالتی تھیں۔ دوسرا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں اور لونڈیوں کے زیور سے زکواۃ نہ نکالتے تھے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول توان دونوں اثروں میں تصریح نہیں۔ کہ ان کے زیوروں کا نصاب پورا تھا۔ یا نہیں یعنی بیس دینار تھا یا نہیں۔ ممکن ہے وہ نصاب سے کم ہوں۔ پھر خصوصاً جب آثار مرفوع حدیث کے خلاف ہوں توان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور یہ آثار خلاف حدیث مرفوع ہیں۔ کما سیاتی اور بعض اصحاب رضوان اللہ عنہم اجمعین کو امام ترمذی کے قول سے بھی مغالطہ ہوتا ہے۔ جہاں انہوں نے عمرو بن شعیب کی حدیث کو روایت کرکے کہا ہے۔

"المثنی بن الصباح وابن لهيعة يضعفان فى الحديث ولا يصح فى هذا عن النبى صلى الله عليه وسلم شئ" (انتہی)

"وسياتى جواب قوله الترمذي عن الحافظ ابن حجر قال فى بلوغ المرام عن عمرو بن شعيب عن ابيهعن جده عن امراة اتت النبى صلى الله عليه وسلم ومعها ابنة لها وفى يد ابنتها مسكتان من ذهب فقال لها اتعطين زكواة هذا قالت لا قال ايسوك ان يسورك الله بهما يوم القيامة سوا بن من نار فالقتهما رواه الثلثة واسناده قوي وصححه الحاكم من حديث عائشة نتهى"

"وقال حافظ ابن حجر ايضا فى التلخيص الجير بعد ذكره هذا الحديث بلفظ ابي داود اخرجه من حديث حسين المعلم وهو ثقة عن عمرو وفى رد على الترمذي حيث جزم بانه لا يعرف الا من حديث ابن لهيعة

وابن المثنی بم الصباح وقدتابعہم حجاج بن ارطاۃ ایضا قال البیہقی وقد انضزالی حدیث عمرو بن شعیب حدیث ام سلمۃ وحدیث عائشۃ وسافہما وحدیث عائشۃ اخرجہ ابوداود والحاکم والدارقطنی والبیقی وحدیث ام سلمۃ اخرجہ ابوداودوالحاکم وذکر معہا ایضاوروي ایضا عن اسماء بنت یزید رواہ احمد ولفظہ عنہا قالت دخلت انا وخالتی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلینا اساور من ذہب فقال لنا اتقطیان زکوتہ فقلنا لاقال اما تخافان ان یسورکما اللہ بسوار من نار ادیانہ کاتہ ثم ذکر حدیث لازکات فی الحلی من روایۃ البیقی فی المعرفۃ ثم قال لااصل لہ انما یروي عن جابر من قولہ انتہی ج1ص 183"

"وحدیث ام سلمۃ ذکرہ ایضا فی بلوغ المرام بلفظ انہا کانت قلبس اوضاحا من ذہب فقالت یا رسول اللہ اکنو ہوقال اذاادیت زماتہ فلیس یکنز رواہ ابوداود والدارقطنی وصحہ الحاکم انتہی"

خلاصہ یہ کہ زیور مستعمد میں زکواۃ فرض ہے۔ اس کا خلاف قطعا باطل ہے (ابوسعید شرف الدین دہلوی)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01ص693

محدث فتویٰ